انوارِ شریعت
سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل ــــ تا ــــ ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مُرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ———— ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر ———— سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ———— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ———— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ———— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُولٰى وغیرہا کی مخالفت لازم آئے گی۔ بلکہ آیت کا یہ حصہ خود اپنے صدر کے خلاف ہوگا۔ اور کلام الٰہی تو بہت بلند و بالا ہے ایسا تو کسی عاقل کے کلام بھی نہیں ہو سکتا۔ اس نیچری کا مطلب جب ثابت ہوتا کہ اس سے پہلے يَكْشِفْنَ وُجُوْهَهُنَّ ہوتا تو ذٰلِكَ مشار الیہ کشف کو بنایا جا سکتا تھا۔ اب جب کہ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ہے تو ذٰلِكَ سے مراد پردہ ہو سکتا ہے نہ کہ بے پردگی۔ اللہ تعالٰی عقل دے اور ہدایت فرمائے۔ محمد نعیم الدین غفرلہٗ

مسئلہ علمِ غیب

سوال:۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بالغیب کے متعلق ہر جگہ گفتگوئیں ہوتی ہیں۔ دیوبندی لوگ اسکے انکار میں بہت مبالغہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کے سوا اور کسی کے لئے غیب کا علم ثابت کرنا شرک ہے۔ اور اپنی تائید میں قرآن پاک کی آیتیں اور حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ اسکی حقیقت کیا ہے؟ جواب مدلل ارشاد فرمائیے۔ بینوا توجروا۔

جواب:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علٰی حبیبہ الکریم وعلٰی الہ و اصحابہ اجمعین:۔ حضور اقدس نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو رب العزت تبارک وتعالٰی نے جمیع اشیاء کا علم عطا فرمایا۔ حاضرہ ہوں یا غائبہ۔ صغیرہ ہوں یا کبیرہ۔ قرآن کریم اور احادیث شریفہ سے یہ خوب اچھی طرح ثابت ہے اللہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جو ہر شے کا بیان واضح ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور کو جمیع اشیاء کا علم ہے۔ اور قرآن پاک میں ان سب کا بیان۔ اور بلا خلاف حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قرآن کے عالم ہیں۔ دوسری آیت میں ارشاد ہوا وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ اور اللہ تعالٰی نے تعلیم فرمایا آپ کو جو آپ نہ جانتے تھے۔ اور اللہ کا فضل آپ پر بہت بڑا ہے۔ تیسری آیت میں ارشاد ہوا مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اور اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے۔ ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسول سے جسے چاہے۔ چوتھی آیت یہ ہے۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ اللہ تعالٰی عالم الغیب ہے اپنے غیب پر کسی کو ظاہر و مسلط نہیں فرماتا مگر جسکو وہ انتخاب کرے اپنے رسولوں میں سے" ان کے علاوہ بہت کثیر آیات ہیں۔ جن سے یہ مضمون ثابت ہے۔ اب چند حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں:۔

حدیث (۱):۔ بخاری شریف میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتّٰی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذٰلك

من حفظه ونسيه من نسيه. حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری مجلس میں قیام فرماکر ابتدائے آفرینش سے اہل جنت اور اہلِ نار کے اپنی اپنی منزلوں میں داخل ہونے کی خبر دی۔ جسے یاد رہا یاد رہا اور جو بھول گیا بھول گیا، بخاری شریف کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجلسِ صحابہ میں ابتدائے آفرینش سے دخولِ جنت و نار تک ہونے والے جملہ وقائع وحوادث اور تمام حالات ومکنونات کی خبر دی۔

حدیث (۲): بخاری ومسلم میں حضرتِ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً ماترک شیئاً یکون فی مقامہ ذٰلک الی قیام الساعة الا حدث بہ۔ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری مجلس میں قیام فرمایا اور قیامت تک ہونے والی کوئی چیز نہ چھوڑی جن کا بیان نہ فرمایا ہو۔

بخاری ومسلم کی اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیامت تک ہونے والی ہر چیز کا بیان فرمادیا کوئی چیز چھوڑ نہ دی۔

حدیث (۳): مسلم شریف میں حضرتِ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارقها ومغاربها یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹا پس میں نے اس کے مشارق ومغارب کو دیکھا یعنی تمام زمین کو ملاحظہ فرمایا۔

مرقات المفاتیح میں اس حدیث کی شرح میں فرمایا معناہ ان الارض زویت لی جملتها مرة واحدة فرأیت مشارقها ومغاربها یعنی میرے لئے تمام زمین یکبارگی سمیٹی گئی پس میں نے اسکے مشارق ومغارب کو دیکھا۔

حدیث (۴): مواہب لدنیہ میں طبرانی سے بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن فیها الی یوم القیمة کانما انظر الی کفی هٰذہ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا اٹھائی میں نے اسکو اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا ملاحظہ فرمایا جیسا اپنے اس کفِ دست کو۔

حدیث (۵): امام احمد وترمذی نے ایک حدیث روایت کی اور اسکو حسن وصحیح بتایا۔ اور ترمذی نے کہا میں نے امام بخاری سے اس حدیث کو دریافت کیا انہوں نے فرمایا صحیح ہے۔ اس حدیث میں ہے فتجلی لی کل شیئ وعرفت۔ پس مجھے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

ان آیات واحادیث سے خوب ظاہر وروشن ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کو جمیع اشیاء کے علوم عطا فرمائے اور کائنات کا کوئی ذرہ اور قیامت تک ہونے والا کوئی واقعہ و حادثہ ایسا نہ رہا جسکا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم نہ دیا گیا ہو۔ اب جو شخص علم حضور اقدس کا انکار کرتا ہے وہ باطل پر ہے۔ اور جو آیات و احادیث پیش کرتا ہے ان میں علمِ ذاتی یعنی خود بخود جاننے کی نفی ہے۔ کسی میں تعلیم کی نفی نہیں۔ اور کسی ایک حدیث میں یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ عادم عطا نہیں فرمائے۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں فرماتے ہیں ان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالیٰ فامر متحقق قال اللہ تعالیٰ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ۔ یعنی نفی علم ذاتی کی کی گئی ہے اور ثبوت علم بتعلیم الٰہی کا ہے جو امر ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تعالیٰ نے عالم غیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو ظاہر و مسلط نہیں کرتا مگر جسکو رسولوں میں سے چنے۔ خفاجی علیہ الرحمہ کی اس عبارت نے فیصلہ کر دیا کہ عبارات نفی میں علم ذاتی مراد ہے۔ اور عبارات اثبات میں علم عطائی۔ دونوں میں کوئی تعارض نہیں۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم عطائی کے انکار میں آیات و احادیث پیش کرنا مغالطہ اور تغلیط ہے ۔:

بحمد اللہ تعالیٰ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے علم غیب کا مسئلہ خوب واضح و روشن اور دلائل و براہین سے موشح و مزین ہو چکا۔ اب مخالف کو جائے چون و چرا باقی نہیں۔ بیان مسطور بالا سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے لئے بتعلیم الٰہی غیب کے علم کا اثبات شرک نہیں۔ اور جو چیز نصوص سے ثابت ہو کس طرح شرک ہو سکتی ہے۔ اسکو شرک کہنا کھلی ہوئی گمراہی ہے۔ شرک کہنے والا اس بات کا مدعی ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا علم بھی معاذ اللہ عطائی اور بتعلیم غیر ہے۔ ایسا کہے تو یقیناً کافر اور نہ کہے تو اثبات علم عطائی پر شرک کا حکم لگانا کذب و باطل اور جہالت و ضلالت۔ تمام عالم کے وہابی مل کر کوشش کریں تو بھی علم عطائی کو شرک ثابت نہیں کر سکتے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم ؛

محمد نعیم الدین غفرلہٗ

نوٹ :۔ مسئلہ علم غیب کی مزید تحقیق و تنقیح اور بے مثل و بے عدیل توضیح و تشریح کا شوق ہو تو حضرت صدر الافاضل مولانا مولوی حکیم حافظ محمد نعیم الدین صاحب قدس سرہٗ کی تصنیف منیف "الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ" ملاحظہ فرمائیے۔ جس میں وہابیہ کے ہر ہر اعتراض کا مفصل و مدلل جواب ہے۔ اور جس شخص کی اس کتاب پر نظر ہو۔ وہابی اس سے اس مسئلہ میں گفتگو نہیں کر سکتا۔ کتاب مذکور آپ اپنے ادارہ علویہ رضویہ سے طلب فرما کر پڑھیں اور حضرت مصنف کی علمی بصیرت کی داد دیں ؛